الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :>	**Rehan Ali Khan**	Serial No :>	**10013**
Address :>	**D-833, Lala Rukh, Wah Cantt**	Fatwa No :>	
Subject :>	**NIKAH**	Date :>	**10/18/2010**
Writer :>	**طارق حسین عاشق**	Email :>	

Aslam O Alikum, kiya Wife ko ghar bhajnay ki dhamki danay sai bhi nika tot jata hai. Ya sirf 3 dafa Talak danay sai hi nika tot ta hai or aik talak dani ka baad edat ka period kiya hota hai?

کیا بیوی کو گھر بھیجنے کی دھمکی دینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا تین دفعہ طلاق دینے سے نکاح ٹوٹتا ہے؟ اور ایک طلاق دینے کے بعد عدت کی مدت کیا ہوتی ہے؟

الجواب حامدا و مصليا

محض طلاق کی دھمکی دینے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ جبکہ نکاح ٹوٹنے کے لیے تین طلاقیں دینا ضروری نہیں بلکہ ایک طلاقِ بائن دینے سے بھی نکاح ٹوٹ جاتا ہے جس کی عدت ''عام حالات میں جبکہ بیوی حاملہ نہ ہو تین ماہواریاں ہوتی ہے'' اور ایک صریح طلاق دینے کی صورت میں عدت کے ختم ہونے سے پہلے پہلے شوہر رجوع بھی کرسکتا ہے۔

كما في در المختار: قوله طلقي نفسك فقالت أنا طالق أو أنا أطلق نفسي لم يقع لأنه وعد جوهرة (ج:٣ص:٣١٩)۔

و في الهندية: اذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا أو رجعيا أو ثلاثا أو وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق و هي حرة ممن تحيض فعدتها ثلاثة أقراء الخ (ج:١ ص:٥٢٦)۔

تاہم اگر شخصِ مذکور نے کسی خاص قسم کے الفاظ بول دیئے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان الفاظ کی مکمل تفصیل بیان کرکے (کہ کیا الفاظ اور کتنی مرتبہ بولے تھے) اس سوال کو دوبارہ ای میل کردیں انشاء اللہ حکمِ شرعی سے بھی آگاہ کردیا جائے گا۔ واللہ اعلم

طارق حسین عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ١٦

١٣ ربیع الاول ١٤٣٢ھ

16/3/11

و فی بدائع الصنائع: فـإن كانا حرين فالحكم الاصلی لما دون الثلاث من الـواحـدة البائنة و الثنتين البائنتين هو نقصان عدد الطلاق و زوال الملك أيضا حتى لا يحل له وطؤها إلا بنكاح جديد الخ (ج:٣ ص:١٨٧) و الله اعلم

طارق حسین عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۰۰۱۳

تاریخ ۱۴۳۲/٤/۲۹

4/4/2011